السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دور حاضر میں جب نماز جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو لوگ باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھتے ہیں ۔ بعض علاقوں میں جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے نظمیں پڑھتے ہیں ۔ کیا ایسا کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ایسا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ جنازہ کے ساتھ آواز بلند کرنا ناجائز ہے اور اسکی کراہت منقول ہے ۔ سیدنا قیس بن عباد سے مروی ہے کہ :

((کان أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہون رفع الصوت عند الجنائز))

''صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم جنازوں کے پاس آواز بلند کرنا ناپسند کرتے تھے'' (بیہقی ۴/۷۴)
اسی طرح ایک مرفوع حدیث جو کہ اپنے مختلف شواہد کی بنا پر قوی ہے، میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لا تتبع الجنازة بصوت ولا نار))

''جنازے کے پیچھے آواز اور آگ کے ساتھ نہ آ'' (ابوداؤد ۲/۶۴، مسند احمد ۵۳۲،۵۲۸، ۲/۴۲۷)
ان احادیث سے یہ بات بھی عیاں ہوجاتی ہے کہ جنازہ کے ساتھ آواز بلند کرنا منع ہے اور یہ جو ہمارے ہاں طریقہ رائج ہوچکا ہے کہ جنازہ کو کندھا دیتے وقت باآواز بلند کہا جاتا ہے ''کلمہ شہادت'' اس کا کوئی ثبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ، آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم اور شریعت اسلامیہ میں نہیں ملتا اور نہ ہی جنازے کے ساتھ نعت گوئی کا کہیں تذکرہ ملتا ہے ۔ امام نووی کتاب الاذکار/۲۰۳ میں فرماتے ہیں کہ :

((واعلم أن الصوت والمختار وما کان علیہ السلف رضی اللہ عنہم السکوت فی حال السیر مع الجنازة فلا یرفع صوت بقرأة ولا ذکر ولا غیر ذلک))
''جان لیجئے کہ صحیح اور مختار بات اور جس پر سلف صالحین رحمة اللہ تھے وہ یہ ہے کہ جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے خاموشی ہو ۔ جنازے کے ساتھ آواز نہ قرأت کے ذریعے بلند کی جائے اور نہ ہی ذکر وغیرہ کے ساتھ''
اور آگے فرماتے ہیں ''کثرت کے ساتھ جو لوگ اس بات کی مخالفت کرتے ہیں ۔ ان سے دھوکہ مت کھائیے ۔ ابو علی فضیل بن عیاض نے فرمایا : ہدایت کے راستوں کو لازم تھام سالکین کی قلت تجھے نقصان نہیں دے گی اور گمراہی کے راستوں سے بچئے اور ہلاک ہونے والوں کی کثرت سے دھوکہ نہ کھائیے'' اور سنن کبری بیہقی سے ہم نے وہ روایت نقل کی ہے جو ہمارے قول کا تقاضہ کرتی ہے (یعنی اوپر قیس بن عباد والی روایت جس میں باآواز بلند کرنے کی کراہت منقول ہے) اور دمشق وغیرہ میں جنازے میں شامل جو جاہل لوگ قرأت کے ساتھ آواز سختی سے کھینچتے ہیں اور کلام کو اس کی جگہوں سے نکال دیتے ہیں ، وہ علماء کے اجماع کے ساتھ حرام ہے ۔ ''
امام نووی رحمة اللہ کی اس صراحت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ ذکر اذکار یا قرأت وغیرہ کی آواز بلند کرنے کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ملتا ۔ جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم نے نہیں کیا ، نہ اسے جائز سمجھا نہ افضل تو ہم کیسے ایسے کام جائز افضل بنا سکتے ہیں ۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ